

آغا شورش کاشمیری

شیخ حسام الدین رحمہ اللہ

قربانی و ایثار، جرات و استقامت، حوصلہ و اعتماد اور تحریکِ آزادی کا روشن باب

شیخ حسام الدین مرحوم نے جس دور میں سیاسیات کا سفر شروع کیا اس دور کو اس کا اندازہ ہی نہیں کیا لوگ تھے وہ جو برطانوی استعمار کے خلاف سر پر کفن باندھ کر لٹکے تھے اور کیا زمانہ تھا کہ اس آزادی کے حصول کی نیورکھی گئی۔ شیخ صاحب اس عظیم قافلہ کے برگزیدہ رہنماؤں کی یادگار تھے۔ ان کا وجود ان تحریکوں کا سرمایہ تھا جنہیں اس زمانے کے لوگ پہچانتے ہی نہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کا دل اسلام کے لئے دھڑکتا رہا اب وہ افراد رہے نہ جماعت اور نہ وہ دل ہی رہے کہ دھڑکیں۔ اس دور میں بہت کچھ ہے لیکن وہ لوگ نہیں ہیں جن کے پہلو میں دھڑکتا ہوا دل ہو۔ آزادی کا ولولہ ہی جاتا رہا ہے۔ پرانی قدریں بدل گئی ہیں اور ان کی جگہ جو نئی قدریں پیدا ہوئی ہیں ان کا حدودِ اربعہ ہی مختلف ہے۔ سوال شیخ حسام الدین کا نہیں، یہ لوگ تو اب جاہی رہے ہیں ایک آدھ چراغ کسی گم شدہ طاق پر جل رہا ہے تو موت کی صرصر اسے بھی بھا دے گی۔ اب سوال اس روایت کا ہے جس کو ان لوگوں نے اپنے خونِ جگر سے پیدا کیا اور جس کے ادا شناسوں سے یہ زمانہ خالی ہو چکا ہے۔ ان لوگوں کو اسلام نے پیدا کیا اور یہ لوگ اسلام کے لئے تھے۔ جہاں تہاں اسلام کو گزند پہنچا یہ مابقی بے آب ہو گئے۔ آج اسلام تفسیروں کی زد میں ہے۔ قیادت کی کلاہ ان لوگوں کے سر پر بندھی ہوئی ہے جن کی سیاسی پیدائش اتفاقی اور حادثاتی ہے۔ جنہیں معلوم ہی نہیں کہ جس آزادی سے وہ مستمع ہو رہے ہیں اس کا خمیر کن لوگوں کے خون سے تیار ہوا تھا۔

زمانہ نیا داستانیں نئی

شیخ صاحب اور ان کے ہمراہیوں کو جس زمانہ سے اب گزرنا پڑا حقیقتاً وہ زمانہ ان کے لئے نیا تھا اور وہ اس زمانے کے لئے بڑے پرانے تھے۔ دونوں میں سنگم نہ ہو سکا۔ زمانہ کی بے بصری اور انہی تیز قدی میں تضاد م رہا۔ نتیجہً سیاسیات کے اس بیاباں میں وہ اجنبی ہو گئے۔ نئی پود کے لئے بھی وہ اجنبی ہی تھے۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا تھا اور ان کے جنون و شوق کی وسعتیں کہاں تک تھیں۔ ان کا زمانہ پھلے مر گیا انہوں نے بعد میں وفات پائی۔ آزادی کے بعد اقوام و ملل کے حوصلے صیقلِ شمشیر ہو جاتے ہیں لیکن ہمارے ہاں حوصلے دو تخت ہو چکے بلکہ ان کی خاکستر اڑ رہی ہے۔ لوگ شراروں سے ڈرتے اور سایوں سے بھاگتے ہیں۔ زمانہ تھا کہ لوگ آگ میں کودتے اور کلمۃ الحق کی پشت پائی کرتے تھے۔

شیخ صاحب کا سب سے بڑا وصف یہ تھا کہ بڑے ہی بہادر انسان تھے۔ پندرہ بیس برس میں ان کا سارا قافلہ منتشر ہو گیا۔ چودھری افضل حق بہت پہلے اللہ کو پیارے ہو گئے، چودھری عبدالعزیز بیگوالیہ کو قضا

کھا گئی، آزادی کے بعد مولانا حبیب الرحمن رخصت ہوئے، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو بلالوہ آگیا، قاضی احسان احمد جواں مرگ ہو گئے، شیخ صاحب.....

داغِ فراقِ صمتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خاموش ہے

اس گئے گزرے دور میں بھی پرانام خم باقی تھا۔ حسین شہید سہروردی کے ساتھ عوامی لیگ میں شامل ہو گئے ایک دن سہروردی صاحب نے ان سے کہا "شیخ صاحب! اسکندر مرزا (تب صدر مملکت) کو احرار کے بارے میں غلط فہمی ہے میں نے کوشش کی ہے کہ اس کا ذہن صاف ہو جائے لیکن آپ کی اس سے ملاقات مفید ہوگی۔

غرض شیخ صاحب اور ماسٹر تاج الدین انصاری اسکندر مرزا سے ملاقات کے لئے گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں گئے۔ اسکندر مرزا اپنے صدارتی جاہ و جلال کے ساتھ برآمد ہوئے اور شابانہ بے نیازی کے ساتھ فروکش ہو گیا۔ ڈاکٹر خان صاحب صوبہ کے وزیر اعلیٰ ہمراہ تھے۔ سہروردی نے مرزا سے کہا "دونوں احرار رہنما شیخ صاحب اور ماسٹر جی آئے ہیں" مرزا نے حقارت سے جواب دیا۔

"احرار پاکستان کے خدار ہیں"
ماسٹر جی ٹھنڈی طبیعت کے مالک، کھنے لگے۔ خدار، میں تو پھانسی پر کھنچوادیجئے لیکن الزام کا ثبوت ہونا چاہیئے۔ اسکندر مرزا نے اسی رعونت سے جواب دیا "بس میں نے کہہ دیا ہے کہ احرار خدار ہیں"
ماسٹر جی نے عمل کا رشتہ نہ چھوڑا لیکن مرزا نے سرکش گھوڑے کی طرح پٹھے پر ہاتھ جی دھرنے نہ دیا۔

وہی رازِ شانی
شیخ صاحب نے غصہ میں کروٹ لی۔ مرزا سے پوچھا، کیا کہا آپ نے؟
میں نے؟

جی ہاں!
"احرار پاکستان کے خدار ہیں،..... مرزا نے مٹھی بھیپتے ہوئے کہا۔
شیخ صاحب کہاں رکھے، گورنمنٹ ہاؤس، گورنر موجود، وزیر اعلیٰ موجود، وزیر اعظم موجود، صدر مملکت کی بارگاہ؟ فوراً جواب دیا۔

"احرار خدار ہیں کہ نہیں؟ اس کا فیصلہ ابھی تاریخ کرے گی۔ تمہارا فیصلہ تاریخ کر چکی ہے کہ تم خدار ابن خدار ہو، تمہارے جد امجد میر جعفر نے سراج الدولہ سے خداری کی تھی، تم اسلام کے خدار ہو۔"
ڈاکٹر خان صاحب نے شیخ صاحب کو آغوش میں لے لیا اور اسکندر مرزا سے پشتو میں کہا میں نے تمہیں پہلے کہا تھا کہ احرار پاکستان کے خدار ہیں۔ ظاہر ہے کہ بلی

ایک ہی جھگے میں سپر انداز ہو جاتی ہے لیک ایک اس کالب ولجہ ہی بدل گیا۔
اور یہ تھے مجلس احرار اسلام کے صدر شیخ حسام الدین اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے..... ۲۱ جون ۱۹۶۷ء کی صبح چھ بجے پیمانہ عمر لبریز ہو گیا۔ ۷۱ برس عمر پائی۔ ان کے انتقال سے قربانی و ایثار، جرأت و استقامت، حوصلہ و اعتماد اور تحریک آزادی کا ایک روشن باب ختم ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

اللہ کے سایہ رحمت کے مستحق سات خوش نصیب آدمی

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سبعة یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الامام العادل و الشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق بالمساجد ورجلان تحابفا فی اللہ اجتماع علی ذالک و تفرقا علیہ ورجل دعتہ امراة ذات منصب و جمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ورجل ذکر اللہ خالیاً ففاضت عیناہ (رواہ البخاری)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سات آدمی ہیں جن کو اللہ جل شانہ اپنے (رحمت کے) سایہ میں ایسے دن جگہ عطاء فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (۱) عادل بادشاہ (۲) وہ جوان جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو۔ (۳) وہ جس کا دل مسجد میں لٹک رہا ہو۔ (۴) وہ دو شخص جن میں اللہ ہی کے واسطے محبت ہو اسی پر ان کا اجتماع ہو، اسی پر جدائی، (۵) وہ شخص جس کو کوئی حسین شریف عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کبہ دے کہ مجھے اللہ کا ڈرا مان ہے (۶) وہ شخص جو ایسے مخفی طریق سے صدقہ کرے کہ دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو، (۷) وہ شخص جو اللہ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آلوہینے لگے۔

(اصناف ذکر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ، ص ۳۸)

رضی اللہ عنہ

مجلس ذکر حسین

چوبیسویں سالانہ

۱۰ / محرم ۱۴۱۹ھ، دار بنی ہاشم ملتان

آڈیو اور ویڈیو کیسٹ بذریعہ ڈاک وی بی یا بالمشافہ طلب فرمائیں

خطباء: قائد احرار ابن امیر شریعت سید عطاء الحسن بخاری ○ ابن امیر شریعت حضرت پیر جی ○ سید عطاء الحسن بخاری حضرت ○ مولانا محمد الطمن سلیمی ○ مولانا محمد مغیرہ ○ سید محمد کفیل بخاری ○ علامہ محمد یعقوب خاں

قیمت آڈیو کیسٹ مکمل تین عدد = 125 روپے ویڈیو کیسٹ = 225 روپے

صدائے احرار دہشتی ششم ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ PC: 60000 فون: 061 - 511961